السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

طارق جمیل تبلیغی دیوبندی صاحب ایک مشہور واعظ ہیں، انھوں نے ایک واقعہ تفصیل سے بیان کیا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ: ''سعد السلیمی رضی اللہ عنہ بنو سلیم کے بدصورت، کالے رنگ والے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ''جاؤ عمرو (بن وہب الثقفی) سے کہو (وہ) اپنی لڑکی تیرے نکاح میں دے دے''

جب سعد رضی اللہ عنہ وہاں (عمرو رضی اللہ عنہ کے گھر کے دروازے کے پاس) پہنچے تو معلوم ہونے کے بعد عمرو بن وہب نے انکار کر دیا: ''بھاگ جا کہاں کی بات کرتا ہے؟'' عمرو کی بیٹی جو خوبصورت اور حسن وجمال میں مشہور تھی، بولی: ''اے اباجان! یہ سوچ لو کیا کررہے ہو، تم نبی کی بات کو ٹھکرا رہے ہو ہلاک ہو جاؤ گے، میں تیار ہوں، نبی کے حکم کے سامنے کالے گورے کو نہیں دیکھ رہی، میں نبی کے حکم کو دیکھ رہی ہوں، جاؤ میں تیار ہوں اور کہہ دو: میں شادی کروں گی'' اس کے بعد چار سو درہم حق مہر پر شادی ہوگئی''

(یہ مفصل واقعہ جناب طارق جمیل صاحب کے بیان کردہ ''ایمان افروز اصلاحی واقعات'' کے مجموعے ''دلچسپ اصلاحی واقعات'' (ترتیب محمد ارسلان اختر) میں درج ہے۔ (ص ۲۲۰تا۲۲۳)

مہربانی فرما کر اس واقعے کی تحقیق کرکے ماہنامہ ''الحدیث'' میں شائع کریں، جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

طارق جمیل صاحب کا بیان کردہ یہ واقعہ ''سوید بن سعید: ثنا محمد بن عمر الکلاعی عن الحسن وقتادہ عن انس رضی اللہ عنہ'' کی سند کے ساتھ درج ذیل کتابوں میں موجود ہے:

(کتاب المجروحین لابن حبان (ج ۲ ص ۲۹۱، ۲۹۲) الکامل لابن عدی (ج ۲ ص ۲۲۱۵، ۲۲۱۶)

اس روایت کے راوی محمد بن عمر کے بارے میں امام حاکم النیسابوری فرماتے ہیں:

(روی عن الحسن وقتادة حدیثا موضوعا، روی عنہ سوید بن سعید'' (المدخل للحاکم: ص ۲۰۵ ت ۱۸۶ لسان المیزان: ۵ص ۳۱۹ واللفظ لہ''

یعنی یہ روایت، امام حاکم کے نزدیک موضوع (من گھڑت) ہے۔

(اس روایت کے راوی محمد بن عمر الکلامی کے بارے میں امام ابن عدی نے فرمایا: ''منکر الحدیث عن ثقات الناس'' وہ ثقہ راویوں سے منکر حدیثیں بیان کرتا ہے۔ (الکامل: ج ۶ ص ۲۲۱۵

(حافظ ابن حبان نے کہا: ''منکر الحدیث جدا'' یہ سخت منکر حدیثیں بیان کرنے والا ہے۔ (المجروحین: ج ۲ ص ۲۹۱

خلاصة التحقیق: یہ روایت موضوع (من گھڑت) ہے جسے طارق جمیل صاحب نے بیان کیا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص441

محدث فتویٰ